

## 50308- عورت اگر چالیس یوم سے قبل پاک ہو جائے تو وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی اور روزہ بھی رکھے گی

سوال

مسیری بیوی کے ہاں شعبان سے پندرہ یوم قبل ولادت ہوتی ہے، تو کیا جیسے ہی خون بند ہوا س پر سب شرعی تکالیف جاری ہوں گی اور کیا اس کے لیے نماز ادا کرنا اور تلاوت قرآن وغیرہ کرنا جائز ہے، یا حسیاً کہ بعض کہتے ہیں اسے چالیس یوم انتظار کرنا ہوگا؟

پسندیدہ جواب

بھسوار علماء کرام جن میں آئمہ اربعہ شامل ہیں کہ نفاس کی کم از کم مدت کی کوئی حد نہیں جب بھی عورت نفاس سے پاک ہو گی اس پر غسل کر کے نماز ادا کرنی اور روزہ رکھنا واجب ہے چاہے ولادت کے چالیس یوم سے قبل ہی خون بند ہو جائے۔

اس لیے کہ شریعت میں اس کی کوئی تحدید نہیں کی گئی لہذا اس میں موجودگی کی طرف رجوع کیا جائے کا خون کی مدت کم بھی ہے اور زیادہ بھی پائی جاتی ہے۔

المغنى ابن قدامہ (428/1)۔

بلکہ بعض علماء کرام نے اس پر اجماع بھی نقل کیا ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور تابعین اور اس کے بعد آنے والے علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ نفاس والی عورت چالیس یوم نماز ترک کرے گی، لیکن اگر وہ اس سے قبل پاک ہو جائے تو اسے غسل کر کے نماز ادا کرنا ہوگی۔ احـ

دیکھیں : الجموع للنووی (541/2)۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیا اگر عورت چالیس یوم سے قبل نفاس سے پاک ہو جائے تو اس کے لیے نماز اور حج ادا کرنا اور روزے رکھنا جائز ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

بھی ہاں اگر وہ چالیس یوم سے قبل پاک ہو جائے اور اس کا خون بند ہو جائے تو اس کے لیے نماز ادا کرنا اور روزے رکھنا اور خاوند کے لیے اس سے جماعت کرنا جائز ہے

اگر عورت ہیں دن کے بعد پاک ہو جائے تو وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی اور رکھے گی اور روزے بھی رکھے گی اور اسی طرح اپنے خاوند کے لیے بھی حلال ہوگی، اور عثمان بن ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسے مکروہ کہنا کراہت تنزیہ پر محول ہے اور ان کا اجتہاد ہے جس کی کوئی دلیل نہیں۔

صحیح یہی ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ جب چالیس یوم سے قبل ہی پاک ہو جائے تو اس کا طهر صحیح ہوگا اور اگر چالیس دن کے اندر ہی خون دوبارہ آنا شروع ہو جائے وہ نفاس کا خون ہی شمارہ ہوگا، لیکن طهر کی حالت میں رکھے ہوئے روزے اور ادا کردہ نمازیں اور حج و عمرہ صحیح ہوگا، جب یہ سب کچھ طهر کی حالت میں ہو تو ان میں سے کچھ بھی نہیں لوٹایا جائے گا۔ احـ۔ مجموع الفتاوی لابن باز (195/15)

فتاویٰ الحجۃ الدائمة میں ہے :

اگر عورت چالیس یوم سے قبل ہی نفاس سے پاک ہو جائے تو وہ غسل کر کے نماز ادا کرے اور روزے رکھے گی اور اس کا خاوند اس سے جماع بھی کر سکتا ہے۔ اہ-

دیکھیں فتاویٰ الحجۃ الدائمة للجوث العلمیہ والافتاء (458/5)۔

بجٹہ دائرہ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ایک عورت کے ہاں رمضان سے سات دن قبل ولادت ہوئی اور اس نے پاک ہونے کے بعد روزے بھی رکھے تو کیا یہ صحیح ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

اگر معاملہ ایسے ہی ہو جیسا سوال میں ذکر کیا گیا ہے تو اس عورت کے طہر کی حالت میں رکھے ہوئے روزے صحیح ہیں اور اس پر قضاۓ لازم نہیں ہوگی۔ اہ-

دیکھیں : فتاویٰ الحجۃ الدائمة للجوث العلمیہ والافتاء (155/10)۔

واللہ اعلم.